

ماں کا ایک بیٹی سے سخت رویہ بقیہ پر شفقتیں

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-1935

تاریخ اجراء: 28 ربیع الاول 1446ھ / 03 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر ماں ایک بیٹی سے پیار نہ کرے، سخت رویہ رکھے، جبکہ باقی بیٹیوں سے پیار و محبت ہے، تو ماں پر کیا حکم ہے؟ اگر بیٹی بھی ماں سے سخت لہجے میں غصہ میں بات کر لے تو کیا مواخذہ ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

والدین کو چاہیے کہ وہ ساری اولاد کے ساتھ شفقت کرے، سب میں برابر رکھے، یہی اسلامی تعلیمات ہیں، تاہم بسا اوقات اولاد یہ سمجھ رہی ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ والدین محبت نہیں کرتے اور انہیں نظر انداز کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا عمومی طور پر والدین کیلئے سب بچے عزیز ہوتے ہیں اور سب کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اگرچہ بعض چیزوں میں ان کی طرف سے بچوں پر سختی بھی ہوتی ہے اور انہیں ڈانٹ بھی دیتے ہیں یا ان کی کسی غلطی کی وجہ سے ان کی بظاہر ناراضگی بھی اختیار کر لیتے ہیں لیکن ان سب میں والدین کا مقصد بچوں کی اصلاح اور ان کی بھلائی ہی مقصود ہوتی ہے لہذا اولاد کو چاہیے کہ والدین کے کسی بھی رویہ اور انداز اور ان کی کسی بھی بات کو برانہ سمجھے بسا اوقات ہم اپنے طور پر ایک چیز صحیح سمجھ رہے ہوتے ہیں مگر حقیقت میں وہ غلط ہوتی ہے جن کی ہمارے والدین کو پہچان ہوتی ہے اسی طرح ہم ایک چیز کو غلط سمجھ رہے ہوتے ہیں لیکن اسے کرنے میں ہماری بھلائی ہوتی ہے، اولاد کو چاہیے کہ ہر حال میں والدین کی مطیع و فرماں بردار اور باادب رہے۔ اگر ایسا نہ بھی ہو یعنی والدین کی طرف سے زیادتی بھی ہو تو بھی اولاد کو ہر گز ہر گز یہ حق نہیں کہ وہ بھی ایسا رویہ، انداز اپنائے کہ جس سے والدین کی دل آزاری ہو، والدین جیسے بھی ہوں اولاد ان کی اطاعت اور ادب کرنے اور ان سے محبت و شفقت بھرے انداز سے پیش آئے یہی قرآن و سنت کے تعلیمات ہیں حتیٰ کہ والدین ظلم بھی کریں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِمَّا يَبُلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَهِمَا ۚ وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ﴾ (۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا (۲۴) ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو ان سے ”ہوں“ نہ کہنا، اور انہیں نہ جھڑکنا، اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (یعنی بچپن) میں پالا۔ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 23، 24)

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد اس کے ساتھ ہی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کے وجود کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور ایجاد ہے جبکہ ظاہری سبب اس کے ماں باپ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے انسانی وجود کے حقیقی سبب کی تعظیم کا حکم دیا، پھر اس کے ساتھ ظاہری سبب کی تعظیم کا حکم دیا۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ تمہارے رب عزوجل نے حکم فرمایا کہ تم اپنے والدین کے ساتھ انتہائی اچھے طریقے سے نیک سلوک کرو کیونکہ جس طرح والدین کا تم پر احسان بہت عظیم ہے تو تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سلوک کرو۔“ (تفسیر صراط الجنان، جلد 5، صفحہ 440، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net